بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجّۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ـــــــــــــــ قریشی آرٹ پریس

کتابت ـــــــــــــــ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ـــــــــــــــ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ـــــــــــــــ مارچ ۲۰۰۴ء

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شئے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیرالمومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

٢ ـ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ وَفِي الْعَطَايَا[1] عَلَى قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجا لاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرَى وَاحِداً ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

اٹھاونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا آئمہ کی شان میں ہے

(بَابُ) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى «إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ

١ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ

عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ » قَالَ: إِيَّانَا نساء ۴/۵۸
عَنَىٰ ، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسِّلَاحَ « وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ
تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ » الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، نساء ۴/۵۹
فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ
وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ ؟! إِنَّمَا قِيلَ ذٰلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ
الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: « أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ».

ا۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنے پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کر دے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو۔ پھر خدا نے لوگوں سے کہا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی؛ یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہلِ سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیان امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

٢ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ
قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ
أَهْلِهَا » قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنْ بَعْدَهُ وَلَا يَخُصَّ بِهَا
غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيَهَا عَنْهُ.

٢۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آلِ محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

٣۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ .

٣۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو۔ اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے

٤۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : أَمَرَ اللهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

٤۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا "ان اللہ یامرکم" الخ۔ فرمایا خدا نے امام اوّل کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ شے اسے دے دے جو اس کے پاس ہے

٥۔ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَايَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي [إِلَيْهِ].

٥۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

٦۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.

٦۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

٧۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: مَامَاتَ عَالِمٌ حَتَّى يُعْلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ يُوصِي؟.

۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

انسٹھواں باب

امامت عہد الہٰی ہے یکے بعد دیگرے

((باب) ۵۹

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ مِنْ وَاحِدٍ إِلَى وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ، وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داؤدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اے ابومحمد (کنیت ابوبصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟! لَا وَاللهِ وَلَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صلى الله عليه وآله لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسول کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک

کہ امر امامت صاحب امر تک منتہی ہو۔

٣۔ الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن علي بن محمد، عن بكر بن صالح، عن محمد بن سليمان، عن عيثم بن أسلم، عن معاوية بن عمار، عن أبي عبدالله (ع) قال: إن الإمامة عهد من الله عز وجل معهود لرجال مسمين، ليس للإمام أن يزويها عن الذي يكون من بعده، إن الله تبارك و تعالى أوحى إلى داود (ع) أن اتخذ وصياً من أهلك فإنه قد سبق في علمي أن لا أبعث نبياً إلا وله وصي من أهله وكان لداود (ع) أولاد عدة و فيهم غلام كانت أمه عند داود و كان لها محباً فدخل داود (ع) عليها حين أتاه الوحي فقال لها: إن الله عز وجل أوحى إلي يأمرني أن أتخذ وصياً من أهلي، فقالت له امرأته: فليكن ابني، قال: ذلك أريد، وكان السابق في علم الله المحتوم عنده أنه سليمان، فأوحى الله تبارك و تعالى إلى داود: أن لا تعجل دون أن يأتيك أمري، فلم يلبث داود أن ورد عليه رجلان يختصمان في الغنم والكرم فأوحى الله عز وجل إلى داود أن اجمع ولدك فمن قضى بهذه القضية فأصاب فهو وصيك من بعدك، فجمع داود (ع) ولده، فلما أن قص الخصمان قال سليمان (ع): يا صاحب الكرم! متى دخلت غنم هذا الرجل كرمك؟ قال: دخلته ليلاً، قال: قد قضيت عليك يا صاحب الغنم! بأولاد غنمك و أصوافها في عامك هذا ثم قال له داود: فكيف لم تقض برقاب الغنم وقد قوم ذلك علماء بني إسرائيل و كان ثمن الكرم قيمة الغنم؟ فقال سليمان: إن الكرم لم يجتث من أصله إنما أكل حمله وهو[٢] عائد في قابل، فأوحى الله عز وجل إلى داود: إن القضاء في هذه القضية ما قضى سليمان به، يا داود! أردت أمراً و أردنا أمراً غيره، فدخل داود على امرأته فقال: أردنا أمراً و أراد الله عز وجل أمراً غيره ولم يكن إلا ما أراد الله عز وجل، فقد رضينا بأمر الله عز وجل وسلمنا. وكذلك الأوصياء (ع)، ليس لهم أن يتعدوا بهذا الأمر فيجاوزون صاحبه إلى غيره.

قال الكليني معنى الحديث الأول: أن الغنم لو دخلت الكرم نهاراً، لم يكن على صاحب الغنم شيء لأن لصاحب الغنم أن يسرح غنمه بالنهار ترعى و على صاحب الكرم حفظه وعلى صاحب الغنم أن يربط غنمه ليلاً ولصاحب الكرم أن ينام في بيته.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو معین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤدؑ کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گذر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علماء بنی اسرائیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال وہ پھر آ جائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمانؑ نے کیا ہے اے داؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح - کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیثِ اوّل میں بکریوں کے دن کو انگور والے کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر ضرر نہ ہوتا اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ دن میں اپنے کھیت کی حفاظت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیے کہ وہ ان کو باندھے کھیت والے کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟! لَا وَاللهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ أَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

۱ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً ، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ ؟ قَالَ : نَجِيبُ اللهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ ، قَالَ : فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى ، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عليه السلام ، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ اصْمُتْ وَأَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللهَ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ : فَقُلْتُ : أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ